رسائل و مسائل

قیدی مجاہدین اور نماز قصر، صدقہ فطر

ملک غلام علی صاحب

سوال:- ا- حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہ کے زمانوں میں جنگیں ہوتی تھیں اور ایک دوسرے کے جنگی قیدی بھی بنتے تھے۔ کیا کوئی مثال ہے کہ کسی صحابی نے دورانِ قید نمازِ قصر پڑھی ہو یا پوری پڑھی ہو۔ اگر کوئی ایسی مثال ہو تو براہ کرم اس کی نشاندہی کر دی جائے۔ کتاب کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ ایک صاحب نے کہا ہے کہ جو مجاہدین ۱۹۷۱ء کی جنگ میں انڈیا میں قید تھے وہ نماز قصر نہیں کر سکتے تھے۔ اب اُن کو دوبارہ پوری نمازیں دہرانی ہوں گی اور کچھ دوست بڑے پریشان ہیں اور اس مسئلے پر رہنمائی چاہتے ہیں۔

ب- زکوٰۃ کی طرح صدقہ فطر بھی صاحب نصاب پر واجب ہے یا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

جواب:- آپ کا خط ملا۔ آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔

ا- جن صاحب نے یہ کہا ہے کہ جو مجاہدین ۱۹۷۱ء کی جنگ میں انڈیا میں قید تھے وہ نماز قصر نہیں کر سکتے تھے۔ اور اب اُن کو دوبارہ پوری نمازیں دہرانی ہوں گی، ہمیں اُن کی رائے سے اتفاق نہیں ہے۔

جو مسلمان اپنے وطن سے باہر نکل کر مسافت پر روانہ ہوتا ہے وہ جب تک کم از کم پندرہ دن کے قیام کا ارادہ نہیں کر لیتا وہ مسافر کی تعریف سے خارج نہیں ہو سکتا۔ مسلمان مجاہدین دارالحرب میں خواہ آزادی کی حالت میں مصروفِ جہاد ہوں یا دشمن کے اسیر ہوں اُن کا دارالحرب میں رہنا لامحالہ غیر متعین مدت یا غیر اختیاری ہے اس لیے اُن پر مسافر ہی کی تعریف صادق آتی ہے۔ اس پر اکثر فقہاء و محدثین کا اتفاق ہے کہ جس مقام پر مجبوراً ٹھہرنا پڑے اور ہر وقت یہ نیت ہو کہ رکاوٹ دور ہوتے ہی

اِن شاء اللہ واپس ہوں گے تو وہاں جتنی مدت بھی قیام ہو، نماز قصر پڑھی جائے گی۔

جنگی حالات کی وجہ سے بعض صحابہ کرام کو بعض مقامات پر بلا ارادہ مجبوراً کئی کئی ماہ تک ٹھہرنا پڑا اور اس دوران میں وہ قصر کرتے رہے۔

حضرت انسؓ دو سال تک شام میں رُکے رہے اور نماز قصر ادا کرتے رہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب کبیری میں مصنف لکھتے ہیں۔

"اجمع اهل العلم على ان المسافر يقصر مالم يجمع اقامة۔

(اہلِ علم کا اس پر اجماع ہے کہ مسافر جب تک اقامت کا عزم و ارادہ نہ کرے وہ قصر کرے گا)۔

حضرت عمرؓ کا بھی یہی قول نقل کیا ہے اور پھر لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام "رام ہرمز" میں نو مہینے ٹھہرے رہے اور قصر کرتے رہے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں بیہقی سے نقل کیا ہے کہ وہ آذربائیجان میں ایک جنگ کے موقع پر برف کی وجہ سے چھ مہینے ٹھہرے رہے اور وہ اور دوسرے صحابہ قصر کرتے تھے۔ پھر آگے مصنف یہ بھی لکھتے ہیں کہ دارالحرب میں اگر اقامت کی نیت کر بھی لی جائے تو اس کی صحت معتبر نہ ہوگی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ دشمن کو شکست دیں اور ٹھہرے رہیں اور ہو سکتا ہے کہ دشمن انہیں شکست دیں اور انہیں وہاں سے ہٹنا پڑے۔ اُن کی یہ حالت اُن کی اقامت کے عزم و ارادہ کو باطل کر دیتی ہے اور اقامت کے لیے نیت کا جزم اور تحقق لابدی ہے۔ اسی طرح آگے انہوں نے مفصل بحث کی ہے جس کا پورے طور پر نقل کرنا نہ ممکن ہے نہ ضروری ہے۔

۲ — صدقہ فطر کا نصاب تو وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ لیکن زکوٰۃ کے نصاب میں فقط سونا چاندی، نقد سرمایہ یا مالِ تجارت کا اعتبار ہے۔ لیکن صدقہ فطر اس شخص پر بھی واجب ہو جاتا ہے جس کے پاس اُس کی خانگی حاجاتِ اصلیہ یعنی ناگزیر ضروریات سے بڑھ کر کسی طرح کا بھی مال یا سامان ہو اور اُس کی قیمت نصابِ زکوٰۃ کے برابر ہو۔